Digitized by Khilafat Library Rabwah

# محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور خصوصی دعاؤں کی درخواست

ربوہ: ۶؍اپریل: آج دن کے ڈیڑھ بجے محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ وامیر مقامی ربوہ کی صحت کے بارے میں جو اطلاع دی ہے وہ ذیل میں درج ہے:-

"محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کئی سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ کل مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۹۲ء کی صبح کے وقت اٹیک کی کیفیت پیدا ہوئی۔ بیماری نے سہ پہر کے وقت زیادہ تشویش کی صورت اختیار کر لی انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کر لیا گیا ہے۔ طبیعت کسی حد تک بہتر ہے لیکن ابھی خطرہ سے باہر نہیں ہے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔"

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت و تندرستی عطا کرے۔ آپ کی بیماری کو اپنے رحم سے دور کر دے اور فعال طویل زندگی عطا کرے۔

خطبہ نمبر ۱۱

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ | منگل ۳؍شوال ۱۴۱۲ھ، ۷؍شہادت ۱۳۷۱ہش، ۷؍اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۸۰

# صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان نے جو برکتیں ہمیں دی ہیں ان کو سنبھالنا اور ان کی افزائش کرنا ضروری ہے

## دنیا بھر کی جماعتوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ برکت اور خدمت کے لئے قادیان میں رشتے تلاش کریں

## دنیا بھر کے احمدی صنعتکاروں اور صاحب حیثیت افراد کو قادیان میں صنعتیں لگانے کی تحریک

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۷؍صلح ۱۳۷۱ہش (۱۷؍جنوری ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

### جلسہ قادیان کو کامیاب بنانے والوں کا شکریہ

(تمام تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ قادیان کے تاریخی اور تاریخ ساز سو سالہ جلسہ میں شمولیت کے بعد ہمارا وفد خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بخیرو خوبی اس عارضی (انتظام) میں واپس پہنچ چکا ہے۔

یہ جلسہ بہت ہی مبارک تھا۔ بہت سی برکتیں لیکر آیا ا۔ . بہت سی برکتیں حاصل کرنے والا تھا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) اس جلسہ کی برکات اور اس کے بعد انزنے والے اللہ کے فضل ہماری اگلی صدی کے گھروں کو بھر دیں گے اور اس کے بہت دور رس نتائج ظاہر ہوں گے۔

اس سلسلہ میں میں مختلف پہلوؤں سے جماعت کو آگاہ کر چکا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی اس نئی صورت حال میں کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ مختصراً" بعض امور سے متعلق آج بھی میں اس مسئلہ پر گفتگو کروں گا لیکن اس سے پہلے میں ان تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور محنت اور اخلاص اور لگن اور وفا کے ساتھ حصہ لیا اور غیر معمولی قربانی کا مظاہرہ کیا۔ کچھ کام کرنے والے تو ایسے تھے جو لمبے عرصے سے قادیان کے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے منصوبے بھی بنا رہے تھے ان پر عمل در آمد کرنے میں بھی حصہ لے رہے تھے۔ اور کافی لمبے عرصہ تک کی یہ خاموش خدمت اس جلسہ کی کامیابی پر منتج ہوئی ہے۔ اور . ست کرنے والے بعد میں شامل ہوئے۔ قافلہ در قافلہ خدمت کرنے والوں کا ہجوم بڑھتا رہا لیکن آغاز میں کچھ ایسے افراد کو خدمت کا موقع ملا ہے جو ایک لمبے عرصہ سے مسلسل بڑی محنت اور توجہ اور حکمت کے ساتھ اپنے اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ ان میں سب سے پہلے تو یونائیٹڈ کنگڈم (برطانیہ) کے امیر آفتاب احمد خان صاحب کا نام قابل ذکر ہے۔ ان کو بھی احباب اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ بیرونی دنیا سے جس حد تک ہندوستان پر اثرات مرتب ہو سکتے تھے ان کو منظم کرنے میں اور ان کو بروئے کار لانے میں آفتاب احمد خان صاحب نے بہت ہی غیر معمولی خدمت کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یہاں مرکزی مددگار کی ضرورت تھی جو صاحب تجربہ بھی ہو اور دیگر کاموں سے الگ رہ کر مسلسل ہندوستان اور قادیان سے متعلق مسائل میں میری مدد کر سکے اور مجھ سے ہدایات لے اور ان پر عمل در آمد کروائے۔ اس سلسلہ میں بھی آفتاب احمد خان صاحب کو غیر معمولی موثر قابل تعریف خدمت کا موقعہ ملا اور میرا بہت سا بوجھ بٹ گیا اور مسائل آسان ہوئے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی کو بات سمجھائی جائے تو تجربہ کار آدمی بھی اس میں کہیں نہ کہیں سمجھنے میں غلطی کر جاتے ہیں اور بار بار پوچھنے اور نگرانی کے باوجود سقم رہ جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے یونائیٹڈ کنگڈم کے امیر صاحب کو یہ ملکہ عطا فرمایا ہے کہ وہ ایک ہی دفعہ بات سمجھ کر اس کے تمام پہلوؤں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے ہیں اور پھر ان کو عمل در آمد کے سلسلہ میں یاددہانی کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اگر ان کاموں میں مجھے بار بار الجھنا پڑتا تو کام اتنا زیادہ تھا کہ میرے لئے مشکل پیش آسکتی تھی مگر خدا نے بہت فضل فرمایا اور ایک اچھا مددگار اور نصیر مجھے عطا کر دیا۔

پاکستان سے چوہدری حمید اللہ صاحب اور میاں غلام احمد صاحب نے بڑے لمبے عرصہ تک بہت محنت کی ہے اور قادیان جا کر وہاں کے مسائل کو سمجھا اور میری ہدایات کے مطابق ہر قسم کی تیاری میں بہت ہی عمدہ خدمات سر انجام دی ہیں ورنہ قادیان کی احمدی آبادی اتنی چھوٹی ہے کہ ان کے بس میں نہیں تھا کہ اتنے بڑے انتظام کو سنبھال سکتے۔ تمام مرد و زن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتیں بچے ملا کر اس وقت کل 1800 کی تعداد میں قادیان میں درویش اور بعد میں آنے والے بس رہے ہیں اور اتنا بڑا جلسہ جس میں تقریباً 24 ہزار مہمان شرکت کر رہے تھے اسے سنبھالنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ قادیان کی و آبادی جو مرکزی حصہ میں آباد ہے اس کے پاس مکان بھی بہت تھوڑے ہیں اور باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے، مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے لئے رہائش کی سہولتیں مہیا کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس ضمن میں انگلستان ہی کے ایک اور مخلص خادم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ اور ان کے ساتھیوں کا ذکر بھی ضروری ہے۔ ان کو بھی دعائیں یاد رکھنا چاہیئے کیونکہ تعمیری کاموں میں انہوں نے بہت ہی محنت سے اور شوق اور ولولے سے حصہ لیا ہے۔ بہت قیمتی وقت خرچ کر کے میری ہدایت پر قادیان بھی بار بار جاتے رہے اور تعمیری منصوبہ بندی میں ان کو اور ان کے ساتھ ایسوسی ایشن کے ساتھیوں کو خدا کے فضل سے خاص خدمت کی توفیق ملی ہے۔ یہ کام ابھی جاری ہیں اور قادیان میں جو تعمیری منصوبے ہیں یہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ کئی سالوں تک پھیلے رہیں گے اور کام بڑھتا رہے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ جس اخلاص کے ساتھ پہلے تمام دنیا کے احمدیوں نے جن کو انجینئرنگ سے تعلق ہے خدمت میں حصہ لیا ہے۔ آئندہ بھی (اللہ نے چاہا تو) اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرماتا رہے گا۔

## قادیان کے احمدیوں اور پولیس کے عملے کی فرض شناسی کا شکریہ

قادیان کے ناظر صاحب اعلیٰ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ان کے ساتھی ناظروں اور نائب ناظروں نے بھی بہت لمبا عرصہ ان انتظامات کو مکمل کرنے میں بہت محنت سے کام کیا ہے اور قادیان کے درویشوں کا علاقے میں جو نیک اثر ہے اس کے نتیجہ میں علاقے سے تعاون بھی بہت ملا ہے اور وہ سب تعاون کرنے والے بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہندوستان کی حکومت نے بھی ہر طرح سے تعاون کیا اور پنجاب کی حکومت نے بھی بہت ہی غیر معمولی تعاون کیا ہے۔ یہاں تک کہ تمام عرصہ جب تک کہ میرا وہاں قیام رہا ہے خواہ مختصر عرصے کے لئے، تھوڑی دیر کے لئے کہیں جانا ہوتا تھا تب بھی وہاں پولیس کے تھانے کے انچارج اور ان کے ساتھی بہت ہی مستعدی کے ساتھ آگے پیچھے ہر طرح نگرانی کرتے تھے اور باہر نکلنے کی صورت میں جب قادیان سے باہر چند گھنٹے کے لئے جانا پڑا تو اس وقت بھی کوئی چالیس پچاس افراد پر مشتمل پولیس کی نفری تھی جس میں جگہ جگہ کے ڈی ایس پی بھی شامل ہوتے رہے اور انسپکٹر پولیس وغیرہ، بہت ہی مستعدی کے ساتھ انہوں نے اس طرح خدمت کا حق ادا کیا ہے جیسے کوئی احمدی خود لگن کے ساتھ شوق سے حصہ لے رہا ہو تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر صاف کار فرما دکھائی دیتی تھی قادیان کے بوڑھوں مردوں عورتوں بچوں نے تو اپنی طاقت کی آخری حدوں کو چھو لیا۔ جس حد تک ان کے لئے ممکن تھا انہوں نے خدمت کی لیکن باہر سے جانے والوں نے بھی (جیسا کہ اللہ نے چاہا) ان کے کام کو آسان کرنے میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ انگلستان کی جماعت کو بھی خدا نے توفیق بخشی۔ بہت ہی مستعد کارکن یہاں سے گئے ہیں اور مسلسل انتھک رنگ میں انہوں نے خدمت کی ہے۔ اسی طرح پاکستان سے کثرت کے ساتھ شامل ہونے والوں میں سے ایک بڑی تعداد کو بہت عمدہ اور قابل قدر خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح ہندوستان کی جماعتوں میں سے دور دور سے آئے ہوئے مہمان، مہمان بھی تھے اور میزبان بھی بن گئے تھے اور ہر موقعہ پر جب بھی ان کی خدمت کی ضرورت پیش آئی ہے انہوں نے بڑے شوق اور ولولے کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ اس سلسلہ میں اڑیسہ کی جماعت، کرناٹک کی جماعت اور کیرالہ کی جماعت، کشمیر کی جماعت، آندھرا پردیش کی جماعت، پنجاب کی اور دھلی کی جماعتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سب جماعتوں میں بہت ہی ولولہ اور جوش پایا جاتا ہے۔ دہلی کے قیام کے دوران کیونکہ مقامی سیکورٹی کی ضروریات کے لئے دہلی کی مقامی جماعت میں کافی افراد نہیں تھے اس لئے وہاں آندھرا پردیش کے نوجوانوں نے بہت ہی خدمت کی ہے۔ دہلی والوں نے بھی بھرپور حصہ لیا اور اسی طرح کشمیر اور دوسری جگہوں سے آنے والے افراد کو بھی خدا نے توفیق بخشی، غرضیکہ اس جلسہ میں کام کرنے والے اور خادم اور مخدوم دونوں ہی ایک دوسروں کے ساتھ اس طرح مل جل گئے تھے کہ میرے اور تیرے کی تمیز ممکن نہیں رہی۔ ہر شخص میزبان بھی تھا اور مہمان بھی تھا اور یہ ایک ایسا بھرپور جذبہ تھا جو میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی کا اعجاز ہے اور ساری دنیا میں آپ تلاش کر کے دیکھ لیں، چراغ لے کے ڈھونڈیں آپ کو ایسی جماعت دنیا کے پردے میں کہیں نظر نہیں آئے گی جو خدا کے فضل کے ساتھ اس طرح گہرے باہمی محبت کے رشتوں میں منسلک ہو کہ خادم اور مخدوم کی تمیز اٹھ جائے۔ ہر شخص خادم بھی ہو اور ہر شخص مخدوم بھی ہو۔ (۔) قوم کا سردار وہی ہوتا ہے جو قوم کا خادم ہو۔ سردار کے لئے خادم ہونا ضروری ہے اور قوم کے لئے ضروری ہے کہ خادم ہی کو اپنا سردار بنایا کرے۔ یہ دونوں پیغام ہیں لیکن جماعت احمدیہ پر جس شان کے ساتھ اس مضمون کا اطلاق ہوتا ہے اس سے میرے ذہن میں یہ بات ابھری کہ اس دنیا کے آپ ہی خادم ہیں اور آپ ہی مخدوم ہیں کیونکہ یہ دونوں صلاحیتیں یکجا طور پر جماعت احمدیہ کے سوا دنیا کی کسی اور جماعت میں اکٹھی نہیں مل سکتیں۔ آپ نظر دوڑا کر دیکھیں (۔)، ترقی یافتہ مغربی اقوام ہوں یا پیچھے رہ جانے والی مشرقی اقوام۔ کسی مذہب سے تعلق رکھنے والی ہوں۔ کسی جغرافیائی حدود سے تعلق رکھنے والی ہوں یہ اعلیٰ شان کا امتزاج کہ خادم مخدوم ہو جائے اور مخدوم خادم بن جائے یہ جماعت احمدیہ کے سوا دنیا میں کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ پس ان معنوں میں آپ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ آپ ہی ( -- ) آئندہ دنیا کے سردار بننے والے ہیں کیونکہ آپ کے اندر یہ دونوں صلاحیتیں اکٹھی کر دی گئی ہیں۔

## صرف تاریخی نہیں تاریخ ساز جلسہ تھا

جہاں تک آئندہ زمانے کے حالات کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جلسہ ایک تاریخ ساز جلسہ تھا محض تاریخی جلسہ ہی نہیں تھا کیونکہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی بہت سے (باتیں) اس کے ساتھ وابستہ ہیں اور ان (باتوں) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جلسہ کے بعد خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کی ہوا چلائے گا اور ہر طرف غیر معمولی ترقی کے سامان پیدا ہوں گے۔

اس ضمن میں ایک خوشخبری تو ہندوستان چھوڑنے سے پہلے ہی وہاں مل گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سکھر کے دو اسیران راہ مولا لمبی مشقتوں اور دکھوں کے بعد آزاد کئے گئے۔ آج صبح ہی کراچی میری بات ہوئی تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ اللہ کے فضل سے یہاں تو جماعت میں ایک جشن کا سا سماں تھا اور بہت ہی عزت اور محبت سے جماعت نے ان سے سلوک کیا اور غیر معمولی خوشیوں کے سامان تھے تو یہ بھی اسی مقدس جلسہ کی برکتوں میں سے ایک برکت ہے اور اس یقین دہانی کے لئے کہ خدا کی طرف سے خاص تقدیر کے طور پر یہ نشان ظاہر ہوا ہے جب میں آج دفتر میں ڈاک دیکھنے گیا تو گوٹھ علم دین سندھ سے آئے ہوئے ایک خط میں ایک خواب درج تھی۔ یہ گوٹھ علم دین کنری ضلع تھرپارکر کے قریب ایک گاؤں ہے جہاں ابتداء میں کچھ احمدی ہونے تھے اور ان کے اخلاص کی وجہ سے اور غیر معمولی خواہش کے نتیجہ میں کہ میں خود وہاں جاؤں، بہت پہلے کی بات ہے میں کنری سے وہاں گیا اور وہاں لمبی مجلس لگی اور اللہ کے فضل سے قریباً سارے گاؤں کو ہی احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی تو اس پہلو سے اس گاؤں کے ساتھ میرا خاص تعلق رہا ہے اور میں پوچھتا رہتا ہوں تو جانے سے پہلے میں نے کسی احمدی دوست کو ایک خط لکھا تھا اور پرانی باتیں یاد کرا کے اور بعض پرانے نام لیکر اپنا محبت بھرا پیغام بھیجا تھا اس کے جواب میں ان کا خط آیا ہوا تھا اور خاص بات انہوں نے یہ لکھی کہ میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ہمارے سکھر کے اسیر آزاد ہو گئے ہیں اور اللہ کے فضل سے بہت خوشی کا سماں ہے اور میرے پاس بھی وہ تشریف لاتے ہیں تو ایک مہینے کے خطوں میں ایک ہی رؤیا ہے جس کا تعلق سکھر کے اسیروں کے ساتھ تھا اور ساتھ ہی ان کی دعا بھی ہے کہ خدا کرے میری یہ رؤیا پوری ہو جائے۔ چنانچہ پیشتر اس سے کہ وہ میں خط پڑھتا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ رؤیا پوری ہو چکی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیار کے اظہار کے انداز ہیں اور یہ یقین دلانے کے لئے ہیں کہ یہ اتفاقی حادثات نہیں ہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے تقدیر الٰہی کے مطابق ہو رہا ہے ورنہ ایک سے زیادہ خط الجھے ہوئے خیالات کے آتے ہی رہتے ہیں جس میں مبہم سے رنگ میں بعض خوش خبریاں بھی ہوتی ہیں لیکن سکھر کے اسیروں سے تعلق رکھنے والی ایسی واضح خوش خبری اور اس کی Timing کہ کس طرح وہ خط لکھا گیا اور کس وقت پہنچا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب وہ خبر بھی پہنچ رہی تھی' یہ ساری باتیں اہل ایمان کے ایمان کو بڑھانے کا موجب بنتی ہیں۔ پس یہ بھی قادیان کے جلسہ کی برکت اور اس کے بعد کے آنے والے پر فضا دور کی خوشخبری ہے اور اس کے آغاز کی وہ لہریں ہیں جو بعض دفعہ اچھے موسم آنے سے پہلے ہوا میں پیدا ہوتی ہیں اور انسان کی روح کو طروات بخشتی ہیں۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ اور بھی بہت سی خوش خبریاں خدا تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہونگی۔

## قادیان واپسی کے لئے بہت تیاریاں کرنی ہونگی

قادیان کے مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ وہاں کی تھوڑی آبادی ہے۔ بعض دوستوں کو قادیان کے اس سفر کے نتیجہ میں بہت امیدیں بندھ گئیں کہ اب قادیان کی واپسی قریب ہے لیکن میں جماعت کو سمجھانا چاہتا ہوں اور گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے مختصراً" اس پر گفتگو کی تھی کہ واپسی کوئی ایک دم آنا" فانا" رونما ہونے والا واقعہ نہیں ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دی گئی خبروں) سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک دفعہ لیکر جائے گا' پھر بار بار لائے گا اور امن کے ماحول میں ایسا ہوتا رہے گا۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ خدا کی کیا تقدیر کب ظاہر ہوگی اور اس کا منشاء کیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک مرکز سلسلہ باہر ہی رہے۔ خواہ وہ پاکستان کا ہو یا کسی اور جگہ کا اور قادیان کے حالات ایسے ہوں کہ بار بار (آئمہ) سلسلہ کو وہاں جانے کی توفیق ملتی رہے اور باہر بیٹھ کر قریب کی نگرانی کا بھی موقعہ ملتا رہے۔ اس لئے خوابوں میں بسنا ان معنوں میں تو درست ہے کہ خدا تعالیٰ جو رؤیا دکھائے' جو خوش خبریاں دکھائے ان امیدوں میں انسان بسا رہے' یہی ایمان کی شان ہے لیکن ان معنوں میں خوابوں میں بسنا درست نہیں کہ اپنی مرضی سے اپنے من کی باتوں کو تقدیر بنا بیٹھے اور پھر یہ سمجھے کہ جو میری خواہشات اور تمنائیں ہیں جیسے میں ان کو سمجھا ہوں اسی طرح خدا کی تقدیر ظاہر ہوگی۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔ یہ ایک بچگانہ طریق ہے۔ اس لئے سب سے پہلے تو جماعت کو اپنی امیدوں اور امنگوں کی صحت کا خیال رکھنا چاہیئے اور ان کو رستے سے بدکنے اور بھٹکنے نہیں دینا چاہیئے۔ راستے وہی معین ہیں جو خدا تعالیٰ کی تقدیر میں مقدر ہیں اور جن کی خوش خبریاں اللہ تعالیٰ پہلے اپنے برگزیدہ بندوں کو عطا فرما چکا ہے۔ ان کی روشنی میں مختلف تعبیریں ہوتی رہتی ہیں۔ مختلف تعبیریں ہو سکتی ہیں اور اس ضمن میں بھی بہت سے خوش فہم لوگ اپنے دل کی تعبیروں کو زبردستی ان (دی گئی خبروں) کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور بعض اوقات تو پھر لوگوں سے شرطیں بھی باندھ بیٹھتے ہیں کہ جو تعبیر ہم نے سمجھی ہے ویسا ضرور ہو گا۔ یہ درست طریق نہیں ہے خدا کی جو تقدیر ہے وہ تو ظاہر ہوگی۔ خوش خبریاں تو بہر حال پوری ہونی ہیں لیکن اپنی مرضی سے ایک تعبیر کر کے اس پر تم شرطیں باندھ بیٹھو کہ یہ ضرور ہو گا یہ درست نہیں ہے لیکن جو ہونا ہے اس کی تیاری تو ہم پر فرض ہے میں اس ضمن میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ایک شخص نے ( -- ) قیامت کے بارہ میں سوال کیا۔ تو ( -- ) فرمایا : تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ مراد یہ تھی کہ اگر تمہیں دوسری دنیا میں جانے کا شوق ہے تو یہ شوق ایک بیرونی شوق بھی ہو سکتا ہے' ذاتی دلچسپی نہیں بلکہ تعجب کے رنگ میں' استعجاب کے رنگ میں انسان دلچسپی لے سکتا ہے اور یہ دلچسپی بے معنی اور بے حقیقت ہے۔ اگر دوسری زندگی کو حقیقت جانتے ہو اور شوق اس لئے ہے کہ تمہیں پتہ لگے کہ تمہاری بہبود کس چیز میں ہے اور مرنے کے بعد کیا ہونے والا ہے تو پھر تمہیں اس کی تیاری کرنی چاہیئے اور یہی مضمون ہے جو آج کے حالات پر صادق آتا ہے۔ مستقبل کے متعلق بعض لوگ شوق سے یا ذرا اٹکل پچو کے ذریعہ انسان پیش خبریاں کرتا ہے یا آئندہ زمانے کو دیکھنا چاہتا ہے ویسے دلچسپی لیتے ہیں۔ ایسی دلچسپی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ نفس کا ایک بچگانہ کھیل ہے اس سے زیادہ اس کے کوئی بھی معنی نہیں لیکن مستقبل میں ایک دلچسپی ایسی ہے جو زندگی کے اعلیٰ مقاصد سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک انسان اپنے تن من دھن کو ( -- ) احمدیت کے اعلیٰ مستقبل کے لئے وقف کر دیتا ہے اور آئندہ مستقبل میں ہونے والے واقعات اس کی سوچوں کا ایک ایسا حصہ بن جاتے ہیں جو اس کے دل کی فکریں ہوتی ہیں اس کے دماغ کے تفکرات ہیں کہ خدا جانے کیا ہو اور کیسا ہو اور میں اپنے فرائض سرانجام دے سکوں یا نہ دے سکوں۔ یہ وہ دلچسپی ہے جس کے متعلق ( -- ) نے فرمایا کہ قیامت کا پوچھتے ہو تو بتاؤ کوئی تیاری بھی کی ہے تو جماعت کو اگر قادیان کی واپسی میں اور جماعت کے عالمگیر انقلاب میں کوئی دلچسپی ہے تو اس کی تیاری کرنی ہوگی اور قادیان کے سلسلہ میں ابھی بہت کام باقی ہیں۔ جو کچھ خوش خبریاں سطح پر نظر آئی ہیں اور عام آنکھوں نے دیکھ لی ہیں ان کی مثال آئس برگ کے اس تھوڑے سے حصے سے ہے جو سطح سمندر پر دکھائی دیتا ہے۔ اس کا اصل حصہ تو پانی میں ڈوبا ہوتا ہے۔ یعنی برف کا تودہ جو سمندر میں تیرتا ہے۔ اس کی تھوڑی سی ٹپ Tip' تھوڑی سی چوٹی ہے جو سمندر سے باہر نظر آتی ہے۔ ایک دفعہ پہلے بھی میں نے یہ مثال دی تھی جس پر ہندوستان کے سفر میں ایک احمدی دوست نے مجھے توجہ دلائی کہ میں غلطی سے ایک اور تین کی نسبت بتا بیٹھا۔ میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے توجہ دلائی۔ کہ ایک اور تین کی نسبت نہیں ہے بلکہ برف کی کثافت پانی کے مقابل پر جتنی کم ہے اسی نسبت سے اس کا ایک حصہ پانی سے اوپر نکلتا ہے اور غالباً یہ دس میں سے ایک حصہ باہر ہوتا ہے اور نو حصے اندر کیونکہ برف کی کثافت پوائنٹ نائن (۹ء) ہے یعنی پانی کی کثافت اگر ایک ہے تو برف (۹ء) ہے یعنی حجم اس کا زیادہ اور وزن کم۔ تو جس نسبت سے وزن کم ہو گا اسی نسبت سے اس کا ایک حصہ باہر نکلا ہو گا تو بعض دفعہ باہر نکلے ہوئے حصے بھی بہت بڑے بڑے دکھائی دیتے ہیں۔ سمندر میں سفر کرنے والے جانتے ہیں یعنی جن کا کام شمال اور جنوب میں جانا ہے اور وہ ان باتوں کے متعلق اپنی زندگی کے واقعات میں بڑے دلچسپ انداز میں تذکرے بھی کرتے رہتے ہیں کہ بعض دفعہ پانی میں سے برف کا اتنا بلند پہاڑ اونچا ہوا دکھائی دیتا ہے کہ آدمی حیرت اور استعجاب میں ڈوب جاتا ہے لیکن انسان اگر یہ سوچے کہ اس سے ۹ حصے زیادہ پانی کے اندر ڈوبا ہوا وہ پہاڑ ہے تو اور بھی زیادہ ہیبت بڑھتی ہے تو یہ خوش خبریاں بھی جب پوری ہوتی ہیں تو ان کا ایک حصہ باہر دکھائی دے رہا ہوتا ہے اور جو ڈوبے ہوئے حصے ہیں وہ مسائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو مسائل حل ہو جائیں وہ سطح سمندر سے باہر دکھائی دے رہے ہوتے ہیں اور جو ابھی ڈوبے ہوئے ہیں وہ ان سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ پس ہمیں ان ڈوبے ہوئے مسائل کی طرف توجہ کرنی ہوگی۔ قادیان کی عظمت اور عزت اور جلال اور جمال کو بحال کرنے کے لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو بہت محنت کرنی ہے اور ہندوستان کی جماعتوں کے کھوئے ہوئے وقار اور مقام کو دوبارہ بحال کرنے کے لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو بہت محنت کرنی ہوگی۔

## درویشان قادیان کی عظیم الشان قربانیاں

اس سلسلہ میں جہاں تک آبادی کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں قادیان کو انڈسٹریلائز (INDUSTRIALIZE) کرنے میں ضرور محنت کرنی ہوگی۔ جب تک وہاں تجارتی اور صنعتی مراکز قائم نہ کئے جائیں اس وقت تک صحیح معنوں میں باہر سے احمدی آکر وہاں آباد نہیں ہو سکتے اور مقامی احمدیوں کا انخلاء رک نہیں سکتا۔ درویشوں نے اور بعد میں آکر بسنے والوں نے اتنی بڑی قربانی دی ہے کہ وہاں پہنچ کر اندازہ ہوتا ہے' دور بیٹھے اس کی باتیں سنکر آپ کو تصور نہیں ہو سکتا کہ کتنے محدود علاقے میں رہ کر انہوں نے ساری زندگیاں ایک قسم کی قید میں کاٹی ہیں اور اپنے دنیاوی مفادات کو ایک طرف پھینک دیا' قربان کر دیا اور مقامات مقدسہ کی حفاظت اور ان کی نگہبانی کے لئے اپنی' اپنے بچوں' اپنی بیگمات کی زندگیاں قربان کیں۔ بہت ہی بڑی عظیم الشان قربانی ہے' اس کا بھی حق ہے اس لئے ساری دنیا کی جماعتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ چنانچہ یہاں سفر سے پہلے میں نے جو تحریک کی اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ساری دنیا کی جماعتوں نے بہت ہی اعلیٰ نمونہ دکھایا اور خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ صرف قادیان ہی نہیں بلکہ ہندوستان کی دیگر جماعتوں کی بھی اس خاص موقعہ پر خدمت کی توفیق ملی اور یہ جلسہ ان کے لئے روحانی برکتیں بھی لے کر آیا اور جسمانی برکتیں بھی لیکر آیا اور بہت ہی غیر معمولی طور پر ان لوگوں نے اس کی لذت محسوس کی ہے تو یہ جسمانی طور پر جو خدمات ہیں اس میں ساری دنیا کی جماعتوں نے حصہ لیا ہے ورنہ یہ ممکن نہیں تھا اور یہ اچھا ہوا کہ پہلے یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ آپ لوگ اپنے طور پر انفرادی طور پر وہاں جاکر کسی کو دینے کی بجائے جماعت کی معرفت کوشش کریں۔ جو کچھ پیش کرنا ہے جماعت کو دیں تاکہ ایک مربوط طریق پر منظم منصوبے کے ساتھ جو جو ضرورت مند ہیں ان کو یہ چیزیں پہنچائی جائیں اور ان کی عزت نفس پر کوئی ٹھیس نہ آئے ورنہ انفرادی طور پر جب کوئی انسان کسی غریب کی خدمت کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو لینے والے کی آنکھ جھکتی ہے خواہ وہ چیز کتنی ہی محبت سے پیش کی جائے۔ پس خدا تعالیٰ نے بہت فضل فرمایا اور اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے تمام دنیا کے احمدیوں نے اپنے تحائف مرکز کی معرفت بھجوائے اور بہت بڑی رقوم اس سلسلہ میں اکٹھی ہوئیں جن کے نتیجہ میں جو بھی خدمت کی جاسکی ہے وہ ٹھوس ہے اور مختلف رنگ کے مختلف طبقات کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عارضی اور بعض دفعہ مستقل ضرورتیں پوری کرنے کے سامان مہیا ہوئے۔

آئندہ کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی امداد کی ضرورت کو ختم کرنا سب سے اہم خدمت ہے۔ جب ضرورت ہو امداد کرنا لازم ہے اور یہ جماعت کے عالمی فرائض میں داخل ہے لیکن قرآن کریم نے خدمت خلق کا جو اعلیٰ تصور پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ ضرورت اٹھا دو اور کسی شخص کو محتاج نہ رہنے دو۔ بجائے اس کے کہ وہ باہر مدد کے لئے دیکھتا رہے وہ اس نظر سے باہر دیکھے کہ کون محتاج ہے جس کی وہ ضرورت پوری کرے۔ یہ اعلیٰ شان کی خدمت کی وہ تعلیم ہے جو قرآن کریم ہیں ملتی ہے (۔) پس یہ دوسرا حصہ ہے جو میرے نزدیک بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو اب اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔

## قادیان میں صنعتیں قائم کرنے کی تحریک

اس ضمن میں ہندوستان کے جو تاجر ہیں اور ہندوستان کے INDUSTRIALIST (صنعتکار) ہیں ان کے متعلق میں وہاں ہدایات دے آیا ہو۔ وہ (اللہ نے چاہا تو) قادیان کی اقتصادی بحالی کے لئے پوری کوشش کریں گے لیکن باہر کی دنیا سے بھی کثرت سے لوگ وہاں جاسکتے ہیں اور ہندوستانی قوانین کا لحاظ رکھتے ہوئے وہاں کئی قسم کی صنعتیں قائم کرسکتے ہیں۔ اس کی طرف آنے سے پہلے ایک رؤیا میں بھی اشارہ ہوا جس کی اور بہت مبارک تعبیروں میں سے ایک یہ بھی تعبیر ہے کہ باہر کی دنیا کے صنعت کاروں اور صاحب حیثیت احمدیوں کو قادیان میں خدمت کی توفیق ملے گی۔ جس دن میں نے قادیان سے روانہ ہونا تھا اس صبح کو رؤیا میں دیکھا کہ چوہدری شاہ نواز صاحب (اللہ ان پر رحم کرے ان کی بخشش کرے) بہت ہی اچھی صحت میں اور بہت خوبصورت دکھائی دینے والے قادیان آتے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے خاندان کے افراد یعنی مردوں کو میں نے دیکھا اور دور دور کے رشتہ دار اور مداح ایک جمگھٹ بنا کر ارد گرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہت ہی محبت اور تعریف کی نظر سے ان کو دیکھ رہے ہیں۔ جو پگڑی انہوں نے پہنی ہوئی ہے وہ مجھے تو بہت خوبصورت لگ رہی ہے اور باقی ان کو یہ مشورے دے رہے ہیں کہ نہیں اس طرح نہیں آپ اس طرح باندھیں۔ کوئی کہتا ہے اس طرح نہیں اس طرح باندھیں تو میں چوہدری صاحب کو کہتا ہوں کہ چوہدری صاحب! آپ تو مجھے اس میں اتنے اچھے لگ رہے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں اپ کو کبھی ایسا لگتا نہیں دیکھا تھا اور چوہدری صاحب یہ کہتے ہیں اور بغیر آواز کے بھی مسلسل ان کے دل کی یہ آواز سنائی دے رہی ہے کہ باقی سب مشورے دینے والوں کو کہتے ہیں تم جو مرضی مشورہ دو میں تو وہی مانوں گا جو مجھے یہ کہے گا اور کسی کی بات نہیں مانی۔ بار بار ان کے دل سے جس طرح خوشبو اٹھتی ہے اس طرح یہ آواز اٹھ کر مجھ تک پہنچتی ہے اور میں بھی بڑے اطمینان اور محبت سے ان کو دیکھتا ہوں کہ اللہ نے خاص اخلاص ان کو بخشا ہے۔ قطعًا کوئی پرواہ نہیں کر رہے کہ کتنے مداح ہیں، کس طرح تعریفیں کر رہے ہیں اور کیسے کیسے مشورے دے رہے ہیں لیکن یہی کہتے جا رہے ہیں کہ میں تو وہی مانوں گا جو یہ کہے گا۔ چنانچہ اس کی اور بہت سی مبارک تعبیریں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باہر کے احمدی (INDUSTRIALISTS) صنعت کاروں کو قادیان جاکر خدمت کی توفیق ملے گی اور دوسرے اس میں یہ پیغام ہے کہ برکت اسی میں ہوگی جو (امام جماعت) کی مرضی کے ماتحت کام ہو، اس کی خوشنودی کے مطابق ہو اور اپنے طور پر یا اپنے حوالی حواشی وغیرہ کے ساتھ ان مشوروں پر چل کر خود کوشش کرو گے تو وہ خدا کے نزدیک مقبول کوشش نہیں ہوگی۔ پس یہ ایک تعبیر ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون سے تعلق رکھتی ہے جو میں بیان کر رہا ہوں اور تمام دنیا کے احمدی تاجروں اور صنعت کاروں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر اس نیت سے کہ قادیان جو حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی پیدائش اور روحانی پیدائش کا مقام ہے اس کی خاطر وہ اپنی توفیق کے مطابق کچھ خدمت کا حصہ لیں تو قادیان کی بہت سے رونقیں بحال ہو سکتی ہے جن کا مرکز سلسلہ کے آخری قیام سے گہرا تعلق ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ایک لمبا عرصہ محنت کا کام ہے۔ مسائل بہت سے ہیں جو ڈوبے پڑے ہیں آپ کو دکھائی نہیں دے رہے مگر بہت مسائل ہیں جن پر نظر پڑتی ہے تو خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ آئس برگ (ICE BERG) کی جو مثال میں نے دی ہے یہ عمداً دی ہے۔ کیونکہ اس میں جو حصہ باہر دکھائی دیتا ہے بڑا خوش نما لگتا ہے اور خوش خبری کا پیغام ہوتا ہے کہ زمین کی طرح کا ایک جزیرہ سمندر کے اندر مل گیا لیکن جو ڈوبا ہوا حصہ ہے اس سے لاعلمی کے نتیجہ میں ہمیشہ حادثات ہوجاتے ہیں اور دنیا کے بڑے بڑے عظیم الشان جہاز نچلے حصوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئے تو مراد یہ ہے کہ جو مسائل گہرے ہیں اور ڈوبے ہوئے ہیں ان پر اگر نظر نہ رکھی جائے تو وہ خطرناک ہوسکتے ہیں اس لئے قادیان سے تعلق رکھنے والے ان مسائل پر نظر رکھنا ہمیں ضروری ہے جو اس وقت سطح سے نیچے ہیں ان میں ایک حصہ قادیان کے درویشوں کی اقتصادی بحالی کا حصہ ہے۔ یہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے اور دوسرا حصہ قادیان کے باشندوں میں یہ احساس کروانا ہے کہ جماعت احمدیہ کے وقار کے ساتھ تمہارے دنیاوی فوائد بھی وابستہ ہیں اور یہ وہ احساس ہے جو پہلے بھی ابھر چکا ہے۔ مثلاً اس دفعہ جلسہ میں چونکہ غیر معمولی تعداد میں لوگ باہر سے تشریف لے گئے تھے اور بعض دفعہ ضرورت کے مطابق انہوں نے وہاں کی دکانوں سے چیزیں خریدیں، بعض دفعہ قادیان کی محبت اور شوق میں کوئی تحفہ گھر لے جانے کے لئے انہوں نے وہاں سے چیزیں خریدیں تو وہاں کے تاجروں کے ایک نمائندہ نے مجھے بتایا کہ ہمارے تخمینے کے مطابق ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کی شاپنگ ہوئی ہے جو قادیان جیسے قصبے کے لئے ایک بہت بڑی چیز تھی چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بار بار تاجروں کے وفود آئے اور بڑی منت سماجت کے ساتھ کہا کہ آپ لوگ واپس آجائیں ساری برکتیں جماعت ہی کی ہیں۔ جماعت ہی کا مرکز ہے۔ آپ کے بغیر کوئی بات نہیں بنتی۔ ان کی نظر روحانی رونقوں پر تو نہیں تھی ان کی تو اقتصادی فوائد پر نظر تھی۔ اس پہلو سے اگر وہاں اقتصادی خدمت کے کام ہوں تو اس علاقہ پر بہت عمدہ اثر مترتب ہوگا اور جو طلب پیدا ہو چکی ہے وہ اور زیادہ بڑھے گی۔

## مقامی سکھوں نے دل کی گہرائی سے جماعت کی نیکی کو محسوس کیا

اس طلب میں صرف اقتصادی فوائد پیش نظر نہیں تھے بلکہ مقامی طور پر جو بھاری اکثریت ہے وہ سکھوں کی ہے اور سکھوں نے دل کی گہرائی سے یہ محسوس کیا ہے کہ یہ جماعت نیک جماعت ہے، نیک لوگوں کی جماعت ہے اور ان کے دل میں نیکی کی عزت اور قدر ہے اور بگڑے ہوئے حالات کی وجہ سے وہ امن چاہتے ہیں۔ چنانچہ سکھوں کے بہت بڑے بڑے وفود یعنی بڑی بڑی حیثیت کے وفود جن کے پیچھے قادیان کی بہت سی آبادی تھی انہوں نے مل کر اس بات کا اظہار کیا۔ کہ ہم نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ قادیان کی اصل برکت جماعت احمدیہ سے ہے اور یہ صرف قادیان تک محدود نہیں ہے بلکہ اگر جماعت احمدیہ قادیان میں واپس آجائے تو سارے علاقے کی برکتیں لوٹ آئیں۔ یہ جو تاثر ہے یہ بغیر کسی لاڈ کے، بغیر کسی بناوٹ کے بے اختیار دلوں سے اٹھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ ایک موقع پر جب میں صبح کی سیر کرتے ہوئے مختلف علاقوں میں چلا جاتا تھا تو واپسی پر ایک گوردوارے کے سربراہ مجھے ملے اور انہوں نے کہا : آپ گزر رہے ہیں شکر ہے خدا کا کہ ہمیں ملنے کا موقعہ مل گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ آپ آئے ہیں تو قادیان میں بڑے مرید بنائے ہیں۔ مراد یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے بہت مداح پیدا ہوگئے ہیں اور ایک وفد نے تو یہ کہا کہ ہم تو جماعت احمدیہ کے ساتھ ایسا تعلق رکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں کے لوگ آدھا احمدی کہتے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ ہم پورے احمدی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ جو تائید کی ہوائیں چلائی ہیں یہ کوئی بے مقصد ہوائیں نہیں ہیں اور کوئی عارضی خوشیوں والی ہوائیں نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ بتا رہا ہے کہ میں دلوں کو اس طرف مائل کر رہا ہوں اور ان کو مستقل باندھنے کے لئے اب تمہیں محنت کرنی ہوگی اور کوشش کرنی ہوگی اور جن اعلیٰ مقاصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے دلوں کو بدلا ہے ان مقاصد کی پیروی سنجیدگی سے کرنی ہوگی۔ اس پہلو سے میں نے جیسا کہ بیان کیا ہمیں وہاں قادیان کو انڈسٹریلائز (INDUSTRIALIZE) کرنے کی بہت ضرورت ہے تاکہ بیرونی غریب جماعتیں کثرت سے وہاں جاکر آباد ہوں۔ بہت سے گجر مسلمان ہیں جو قادیان میں آتے بھی رہے بیعتیں بھی کرتے رہے۔ پھر اپنے کاموں میں ادھر ادھر بکھر جاتے رہے ان کو اگر مستقل قادیان میں بیٹھنے کے سامان مہیا ہو جائیں تو ان کے اندر استقامت پیدا ہوگی۔ یہ نہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئے تعلق باندھا اور پھر رفتہ رفتہ وہ تعلق بھول گیا بلکہ مستقل مستحکم تعلق پیدا ہوگا تو اس طرح قادیان کی احمدی آبادی بڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی مرکزیت کے مرتبے اور مقام میں رفعت پیدا ہوگی اور ایک وزن پیدا ہو جائے گا۔ اس کے نتیجہ میں اور بھی زیادہ علاقہ ایسی نظروں سے جماعت کو دیکھے گا کہ جیسے ہر وقت منتظر ہیں کہ کب آؤ اور برکتیں واپس لیکر آؤ۔ یہ جو احساس ہے یہ اتنا سنجیدہ احساس ہے اور اس تیزی سے وہاں ترقی کیا ہے کہ ایک سکھ لیڈر اپنے ساتھیوں کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے۔ کافی بڑا وفد لیکر آئے تھے انہوں نے کہا کہ جب آپ لوگ گئے تھے اور ہم یہاں آکر آباد ہوئے تھے تو لوگ ہمیں کہتے تھے کہ مرزا صاحب (کو یہ خبریں دی گئیں) ہیں کہ ہم واپس آئیں گے تو ہم آپس میں مذاق کیا کرتے تھے۔ باتیں تو ہم سن لیتے تھے لیکن باہر جاکر آپس میں مذاق کیا کرتے تھے کہ دیکھو جی! کیسی **بچگانہ** باتیں ہیں۔ ایک دفعہ گیا ہوا کب واپس آتا ہے اور کیسے آسکتا ہے۔ ہم تو اب یہاں آباد ہو گئے۔ کہتے ہیں لیکن اب جلسہ کے بعد ہم یہ باتیں کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب کی ساری باتیں سچی تھیں اور ان لوگوں نے آنا ہی آنا ہے اور یہ قادیان کو چھوڑنے والے نہیں اور بھولنے والے نہیں۔ انہوں نے لازماً" آنا ہے اور وہ (بتائی گئی خبریں) ضرور پوری ہونگی تو دیکھیں خدا تعالیٰ نے آناً" فاناً" کیسی فضا بدلی ہے اور یہ جو باقی رہنے والی برکتیں ہیں ان میں سے یہ برکتیں ہیں جن کو سنبھالنا اور ان کی مزید افزائش کرنا جماعت احمدیہ کے نیک اعمال سے تعلق رکھتا ہے۔ محض نیک خواہشات سے تعلق نہیں رکھتا۔ پس میں جو نصیحت کر رہا ہوں اس کو سنجیدگی سے قبول کریں جس کو قادیان میں کسی قسم کی صنعت قائم کرنے یا قادیان سے تجارت کرنے کی توفیق ہو اس کو اس میں ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ قادیان کے درویشوں کو میں نے یہ نصیحت کی ہے کہ کشمیر وغیرہ سے اور دوسرے اردگرد کے علاقوں سے جو چیزیں باہر ایکسپورٹ ہوتی ہیں تم لوگ مل کر چھوٹی چھوٹی کمپنیاں بناؤ' ان میں حصہ لو۔ باہر کے احمدی اس معاملہ میں تمہارے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہمیں لکھو کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ باہر سے ہم ایسے احمدیوں سے رابطہ کریں گے جو دوسری طرف سے ان کی مددگار ثابت ہوں تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے تجارتیں چمکیں گی اور وہاں لوگوں کے لئے رزق کے اچھے انتظام پیدا ہوں گے۔ بہت سے احمدیوں کو ایمپلائمنٹ (نوکری) ملے گی اور یہ نہیں ہوگا کہ بچے پلے اور پھر رزق کی تلاش میں ساری دنیا میں باہر نکل گئے بلکہ اردگرد سے' دور دور کی جماعتوں سے احمدی بچے بڑے شوق کے ساتھ روحانی کشش کے علاوہ اپنے روزگار کی تلاش میں بھی قادیان آنا شروع ہو جائیں گے اور اس طرح قادیان کی آبادی میں نمایاں اضافہ ہوگا۔

## قادیان کی بچیوں کے رشتوں کیلئے تحریک

قادیان کی آبادی کا ایک حصہ ایسا ہے جس نے بہرحال قادیان کو سردست چھوڑنا ہی چھوڑنا ہے اور وہ خواتین ہیں۔ بچیاں ہیں۔ چھوٹی آبادی میں رشتوں کے بہت مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ قادیان کے مرد تو تلاش روزگار میں باہر نکل جاتے ہیں۔ قادیان کے نکلے ہوئے نوجوان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور باہر ان کی شادیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ بچیاں پیچھے خالی رہ جاتی ہیں اور ان کے لئے لازم ہے کہ باہر شادیاں کریں کیونکہ وہاں قادیان میں بسنے والے مقامی مرد تو اتنی تعداد میں موجود ہی نہیں ہوتے۔ اس لئے دنیا کی جماعتوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ برکت کے لئے اور خدمت کے لئے جہاں تک جس کے لئے ممکن ہو وہ قادیان سے رشتے تلاش کرے اور اس سلسلہ میں ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو براہ راست بھی لکھے اور مجھے بھی لکھے اور ناظر صاحب امور عامہ سے بھی بے شک براہ راست رابطہ کرے۔ بہت سی ایسی بچیاں ہیں جو بہت ہی عمدہ تربیت یافتہ ہیں لیکن تعلقات کی کمی کی وجہ سے ان کے گرد جو ایک قید سی ہے اس میں محدود ہونے کی وجہ سے وہ اور ان کے والدین نہیں جانتے کہ اچھا رشتہ کہاں مقدر ہے تو ساری دنیا کی جماعتوں کو منظم طور پر اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ امراء اگر وہاں پر رابطہ کرکے ان بچیوں کے کوائف اس شرط پر منگوائیں کہ تصویروں کے ساتھ بھجوائیں' تفصیل سے بھجیں ہم اپنی تحویل میں رکھیں گے' عزت و احترام کے ساتھ ان قواعد کا خیال رکھیں گے اور مناسب رشتوں کی راہنمائی کریں گے کہ فلاں فلاں جگہ، وہ کوشش کرلیں تو اس سے اس مسئلہ کے حل میں بہت مدد ملے گی۔

جماعت احمدیہ کا رشتہ ناطے کا جو انتظام ہے اس میں یہ ذمہ داری نہ جماعت قبول کرتی ہے نہ کر سکتی ہے اور عقلاً" کرنی بھی نہیں چاہیئے کہ دونوں فریق کو یقین دلائے کہ رشتہ اچھا ہوگا اور آپ کر لیں گویا کہ جماعت کی ذمہ داری ہے۔ یہ بالکل نامناسب بات ہے۔ نہ جماعت ایسا کرے گی نہ جماعت سے ایسی توقع رکھنی چاہیئے ورنہ ہر رشتہ جس میں خدانخواستہ کوئی نہ کوئی الجھن پیدا ہو جائے اس کی ذمہ داری جماعت پر تھوپی جائے گی۔ جماعت کی ذمہ داری یہ ہوگی کہ وہ حتی المقدور اپنے علم کے مطابق فریقین کا ایک دوسرے سے تعارف کروائے گی اور جو معلومات انسان کو معلوم ہو سکتی ہیں اور ہر قسم کی معلومات انسان کو نہیں ہو سکتیں' اندر کے حالات ایسے ہیں جو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ صدق کے ساتھ اور سچائی کے ساتھ فریقین تک پہنچا دے گی۔ اس سے زیادہ جماعت اور کچھ نہیں کر سکتی اور نہ جماعت سے اس سے زیادہ کسی کو توقع رکھنی چاہیئے لیکن ان حدود کے اندر بہت مدد ہو جاتی ہے ورنہ باہر کے رشتوں میں اتنے اندھیرے ہیں' اتنے پردے ہیں' ایسی لاعلمی کی باتیں ہیں' ایسی دھوکے کی باتیں ہوتی ہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے اکثر جھوٹ اور فریب ہی ہوتا ہے یا اندھیرے کی چھلانگ ہے تو جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ ہر مسئلے کے گرد روشنی کی ایک فصیل کھڑی کر دیتی ہے اس روشنی کے نتیجہ میں بہت کچھ دیکھنے کی توفیق مل جاتی ہے تو تجارت میں بھی اور انڈسٹری میں بھی جماعت کا جو مرکزی نظام ہے اسی حد تک کام کرے گا اور رشتوں کے معاملہ میں بھی اسی حد تک کام کرے گا۔ تعارف کروائے گا اور لاعلمی کے بہت سے اندھیرے دور کرے گا اور بہت سے وسائل پر روشنی ڈالے گا کہ یہ یہ امکانات روشن ہیں۔ ہماری اطلاع کے مطابق فلاں شخص کی یہ ریپوٹیشن (شہرت) ہے۔ جہاں تک جماعت کو توفیق ہے ہم نے جائزہ لیا ہے یہ ٹھیک نظر آرہا ہے باقی آپ کا کام ہے کہ اپنی تجارت ہے۔ اپنی ذمہ داریاں ہیں۔ اپنے رشتے کرنے ہیں۔ دعا بھی کریں (اللہ سے بھی پوچھیں) اور مقدور بھر ذاتی کوشش کرکے مزید چھان بین بھی کریں تو اس تمہید کے بعد میں توقع رکھتا ہوں کہ رشتوں کے معاملے میں بھی تمام عالمگیر جماعتیں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں گی۔ نہ صرف وہاں سے رشتوں کے کوائف منگوائیں بلکہ اپنے ہاں کچھ ایسے لوگ جو بعض بڑی عمر کو پہنچ جاتے ہیں ان کے نام اور کوائف اور تصویریں بھی قادیان بھجوائیں اور درمیانی عمر کے اچھے رشتے بھی کیونکہ ضروری نہیں کہ ساری بچیوں کی عمریں بڑی ہو رہی ہوں۔ چند کی ہو رہی ہیں۔ باقی اکثر ایسی ہیں جو اچھی تعلیم یافتہ سلجھی ہوئی ہر لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے نوک پلک سے درست اور شادی کی عمر میں ہیں تو ان کو ایسے لڑکوں کے کوائف بھی بھجوائیں جن کو قادیان میں شادی کی خواہش ہو اور وہاں والے بھی ان کو دیکھیں اور ان کی تصویریں اور ان کے کوائف جان کر رابطے قائم کرنا شروع کریں۔

## قادیان میں جائیدادیں بنانے کا ایک طریق

اس سے اگلا جو قدم ہے اس کا رشتوں سے ایک تعلق ہے اس لئے اب بعد میں میں اسے بیان کرتا ہوں۔ بہت سے احمدی دوستوں نے جلسہ کے بعد اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ قادیان میں جائیداد بنائیں۔ مکانات خریدیں اور دوسری جائیداد بنائیں تاکہ جلسہ کے دنوں میں جو تنگی محسوس ہوئی تھی وہ آئندہ نسبتاً کم محسوس ہو اور جس حد تک ہو سکے رہنے والوں کے لئے فراخی میسر آئے اور وہ یہ خواہش رکھتے تھے کہ بے شک انجمن کے نام پر لی جائے' روپیہ وہ بھیجیں گے اور سارا سال انجمن استعمال کرے جب ہم جلسہ پر آئیں تو ہمیں بھی اور ہمارے مہمانوں کو بھی وہاں ٹھہرنے کی سہولت ملے۔ یہ تجویز اچھی ہے۔ قادیان کی بحالی کے سلسلہ میں بھی یہ ضروری ہے کہ ہم وہاں کثرت سے جائیدادیں بنائیں لیکن اس ضمن میں جو ملکی قوانین ہیں ان کو بہرحال پیش نظر رکھنا ہوگا ان کا ہم مطالعہ کروا رہے ہیں اور (اللہ نے چاہا تو) جماعت کی راہنمائی ہوگی لیکن ایک رستہ ایسا ہے جس کا رشتوں سے تعلق ہے۔ جس شخص کی شادی قادیان میں یا بھارت کی جماعتوں میں ہو جائے۔ مثلاً کشمیر میں بھی یہ بڑا مسئلہ ہے۔ ادھر اڑیسہ وغیرہ میں بھی ہماری بہت سے احمدی بچیاں اس عمر کو پہنچ رہی ہیں کہ زیادہ دیر ہو تو پھر مایوسی کی طرف مائل ہو جائیں گی تو جن دوستوں کو ہندوستان میں جائیداد بنانے کی خواہش ہو اور ان کے عزیز مثلاً شادی کی عمر کے ہوں اور وہ وہاں شادی کروالیں تو جس بچی سے شادی ہوئی ہے اس کے رشتہ دار بھی ان کے نام پر جائیدادیں لے سکتے ہیں۔ وہ خود بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے سکتے ہیں۔ روپیہ بھجوانے میں آسانی پیدا ہو جائے گی کیونکہ باہر کے رشتہ دار کو حق ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کو وہاں روپیہ بھیج سکے تو اقتصادی مسئلہ ہے جو اس معاشرتی مسئلہ کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس ضمن میں دوست اس بات کو پیش نظر رکھیں گے کہ وہاں جائیداد بنانی ہے اور ممکن ہو تو اپنے رشتہ داروں کے نام پر بنائیں ورنہ ہر شخص کی جائیداد انجمن تو نہیں سنبھال سکتی اور یہ بھی ابھی تحقیق طلب ہے کہ انجمن کو اس طرح بے نامی جائیداد خریدنے کی حکومت اجازت بھی دے گی کہ نہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ جو معروف اور مستند رستے ہیں انکو اختیار کیا جائے۔

## قادیان میں کوئی شخص براہ راست سودے نہ کرے

زمینیں خریدنے کے سلسلہ میں ایک نصیحت میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے تعلقات کے پیش نظر بعض لوگ پھر پھرا کر بعض لوگوں سے سودے کر لیتے ہیں۔ قادیان کے حالات میں یہ بہت نامناسب اور جماعت کے مفاد کے منافی حرکت ہے۔ اگر ہم نے وہاں Rehabilitate (آباد) ہونا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا پروگرام ہے اور جس طرح وہاں کی آبادی میں ایک طبعی طلب پیدا ہو چکی ہے تو یہ خطرہ ہے کہ وہاں کی جائیدادیں بہت تیزی کے ساتھ مہنگائی کی طرف مائل ہو جائیں۔ ابھی اس جلسہ کے نتیجہ میں ہی قادیان میں قیمتیں عام ہندوستان کی قیمتوں سے ڈیڑھ گنا بڑھ گئی تھیں۔ وہی چیزیں جب ہم قادیان میں ڈیڑھ سو روپے کی لے رہے تھے دلی میں ۱۰۰ کی مل رہی تھیں، امرتسر میں بھی اسی قیمت پر۔ تو اگر جائیدادوں کی طرف یہ رجحان ہوا جیسا کہ ہونا ہے اور ابھی سے آثار ظاہر ہیں تو بے ہنگم طریق پر جائیدادیں خریدنے کے نتیجہ میں جماعت کو بہت مالی نقصان پہنچے گا اور مرکزی مفادات کو بھی نقصان پہنچے گا۔ انفرادی طور پر بھی ہر شخص نقصان اٹھائے گا۔ ایک آدمی اپنی طرف سے یہ چالاکی کر رہا ہے کہ میں جلدی سے سودا کر لوں بعد میں قیمتیں بڑھ جائیں گی تو دراصل اس عجلت کے پیچھے ایک بدنیتی کار فرما ہوتی ہے۔ بدنیتی یا خود غرضی کہہ لیں۔ خالصۃً نیکی نہیں ہوتی جائیداد خریدنے میں بلکہ یہ ہوتا ہے کہ اس وقت سستی ہے میں لے لوں کل کو جب مہنگائی بڑھے گی اور لوگوں میں طلب پیدا ہو گی تو اس زمین کا ایک حصہ بیچ کر میں بہت منافع حاصل کر کے دوسرے حصے پر اپنا مکان آسانی سے بنا سکتا ہوں۔ اسے بدنیتی نہ کہیں لیکن خالص نیکی نہ رہی بلکہ کچھ اغراض نفس بھی شامل ہو گئیں اور اسکے نتیجہ میں اس نے یہ نہیں سوچا کہ اگر میں اس طرح کھلی مارکیٹ میں جا کر قیمتیں خراب کرنے لگوں تو کل کو آنے والے میرے بھائیوں کو بڑا نقصان پہنچے گا۔ جماعت نے جو بڑے وسیع رقبوں کی زمینیں حاصل کرنی ہیں اور آئندہ جو ہمارے منصوبے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے پاس وہاں کثرت سے زمینیں ہوں تاکہ ان میں مرکزی منصوبوں پر عمل درآمد ہو سکے ان کو بڑا شدید نقصان پہنچے گا۔ جو چیز آج ایک لاکھ روپے کی مل رہی ہے وہ دیکھتے دیکھتے ڈیڑھ لاکھ، دو لاکھ، تین لاکھ کی ہو جائے گی تو وہی جماعتیں جو باہر سے قربانی کر رہی ہیں ان کی قیمت خرید گویا کہ $\frac{1}{3}$ (One Third) رہ جائے گی اور نقصان پہنچانے والے بھی وہی باہر کے لوگ ہوں گے جو یک طرف جماعت کی معرفت چندے بھی بھیج رہے ہیں اور دوسری طرف ان چندوں کو ملیا میٹ کرنے کا بھی انتظام کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ یاد رکھیں کہ کوئی شخص براہ راست وہاں کوئی سودا نہیں کرے گا۔ میں وہاں انجمن کو ہدایات دے آیا ہوں کہ جس نے سودا کرنا ہے۔ آپ کو لکھے یا مجھے لکھے اور ہم ان کی خاطر تلاش کر کے مناسب قیمتوں پر بغیر کسی منافع کے جگہ ڈھونڈ کر دیں گے آگے ان کا کام ہے وہ پسند کریں کہ یہ جگہ لینی ہے یا فلاں جگہ لینی ہے لیکن پورے اعتماد کے ساتھ ان کو اس نظام کے مطابق چلنا چاہیئے۔ ان کو اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے کہ دنیا کا ایک نہایت اعلیٰ درجہ نظام دیانت داری کے ساتھ ان کی خدمت کے لئے تیار ہے اور ان کے اپنے آخری مفاد کا بھی یہی تقاضا ہے کہ انفرادی سودابازیوں کی بجائے جماعت کی معرفت اپنا کام کریں اور اس کے نتیجہ میں ایک اور خطرہ سے بھی ہمیں نجات مل جائے گی کیونکہ بعض علاقے ایسے ہیں جہاں جماعت کو دلچسپی ہے کہ جماعت وہاں ضرور زمین بنائے اور انفرادی لینے والے جب وہاں ایک دو اڈے بنا لیتے ہیں تو ساری سکیم تباہ ہو جاتی ہے چنانچہ ایک دو ایسے واقعات میری نظر میں آئے۔ قادیان کے پھیلاؤ کی خاطر ہم نے منصوبہ بنایا ہوا ہے اس منصوبے میں جن علاقوں میں بعض آئندہ پروگرام تھے ان میں بعض لوگوں نے اپنے طور پر زمینیں لے لیں چنانچہ ان کو میں نے متنبہ کیا۔ میں نے کہا یہ درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جماعت میں بڑا اخلاص ہے انہوں نے کہا جس قیمت پر ہم نے لی ہے ہم حاضر ہیں آپ ہم سے واپس لے لیں یا چاہیں تو اس کے متبادل ہمیں کوئی جگہ دے دیں۔ چنانچہ بعض دفعہ متبادل جگہ دے دی گئی۔ بعض دفعہ اسی قیمت پر وہ زمین ان سے لے لی گئی تو خدا کے فضل سے اب تک تو کوئی خرابی نہیں پیدا ہوئی لیکن خرابی کے احتمالات دکھائی دینے لگ گئے ہیں۔ اس لئے میں ساری دنیا کی جماعتوں کو سمجھاتا ہوں کہ یہ بہت اچھا کام ہے۔ وہاں جائیدادیں لینی چاہئیں لیکن نظام کے مطابق، نظام کے رستے سے دستور اور طریقے کے ساتھ یہ کام کریں تاکہ ساری جماعت کے مفاد کے تقاضے پورے ہوں اور انفرادی مفاد جماعتی مفاد سے ٹکرائے نہیں۔

## قادیان کے غیر از جماعت احباب کی طرف سے مہمان نوازی کا یادگار مظاہرہ

اب چونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے آخری ایک شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد آج کے خطبہ کو ختم کروں گا۔ وہاں کی سکھ آبادی نے جس محبت کا سلوک کیا ہے اس میں ایک خاص پہلو یہ تھا کہ اپنے مکانات پیش کئے اور بعض لوگوں کو جب یہ خبریں ملیں کہ غیر از جماعت آبادی میں بھی مہمان ٹھہرائے جا رہے ہیں تو بڑے ذوق شوق سے وہاں دوڑتے ہوئے آئے۔ بعض لوگ رات بارہ ایک دو بجے تک ٹھہرے رہے، جب تک قافلے آ نہیں گئے کہ ہم اس وقت جائیں گے جب ہمارے حصے کے مہمان دو گے اور بعض ایسے خاندان جنہوں نے مہمان اپنے گھر ٹھہرائے تھے انہوں نے بعد میں ملاقاتیں کیں اور انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسا سرور آیا ہے، ایسا لطف آیا ہے کہ کبھی زندگی میں ایسا مزہ نہیں آیا تھا۔ ایک کمرے میں ہم سب اکٹھے ہو گئے اور سارا گھر مہمانوں کو دے دیا اور مہمانوں نے بھی ہم سے محبت کا ایسا سلوک کیا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ صدیوں کے آشنا ہوں۔ بچپن سے اکٹھے رہے ہوں تو یہ جو تحریک کی تھی یہ خاص طور پر اسی نیت سے کی گئی تھی۔ قادیان کو میں نے لکھا تھا کہ آپ کے پاس ساری محنتوں کے باوجود، کوششوں کے باوجود ابھی بھی مہمانوں کو ٹھہرانے کی جگہ نہیں ہے۔ آپ غیروں خصوصاً "سکھوں تک پہنچیں اور ان سے کہیں کہ قادیان کے مہمان ہیں۔ تم بھی قادیان کے باشندے ہو اس میں حصہ لو۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ دونوں طرف کے تعلقات وسیع ہوں گے اور قادیان کی واپسی کا صرف اس چھوٹے سے حصے سے تعلق نہیں ہے جو اس وقت ہمارے قبضہ میں ہے۔ سارے قادیان کے دلوں کا ہمارے قبضہ میں آنا ضروری ہے اور اس ضمن میں یہ جو کوشش تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی موثر اور بہت ہی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ آنے سے پہلے جو وفود ملے ان میں سے ایک وفد اسی سلسلہ میں ملا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم سے تو لوگ ناراض ہیں کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا اور جو قصے ہم آگے لوگوں کو سناتے ہیں کہ اس طرح مہمان تھے۔ ایسے ایسے عجیب انسان تھے۔ ایسی شرافت کے ساتھ انہوں نے ہم سے برتاؤ کیا۔ ایسی محبت اور اخلاص کے ساتھ سلوک کیا۔ کہتے ہیں وہ قصے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم کیوں پیچھے رہ گئے تو انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ آئندہ اگر آپ ہمیں پہلے اطلاع کریں تو قادیان میں شاید ہی کوئی گھر ہو جو مہمان رکھنے کے لئے تیار نہ ہو اور اس وقت قادیان کی آبادی کا جو پھیلاؤ ہے اگر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے آثار ظاہر فرمائے ہیں وہ ان عہدوں پر قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اسی طرح احمدیت کی محبت سے بھرے رکھے تو آئندہ مہمان ٹھہرانے کا مسئلہ کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔ جس طرح پرانے زمانہ میں قادیان کی چھوٹی آبادی تیس تیس چالیس چالیس ہزار مہمانوں کو ٹھہرا لیا کرتی تھی اب یہ آبادی جو وسیع ہو چکی ہے، کچھ اور بھی بہت سے مہمان خانے بننے والے ہیں یہ سب ملا کر میں سمجھتا ہوں کہ ڈیڑھ دو لاکھ تک بھی وہاں مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے تیاری کا جتنا وقت چاہیئے اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ ہماری توفیق بڑھا رہا ہے۔ اس دفعہ ہم نے خواہش ظاہر کی تھی کہ حکومت ہندوستان پچاس ہزار تک اجازت دے دے مگر تجربہ نے بتایا کہ پچاس ہزار کی ہمارے اندر توفیق نہیں تھی نہیں سنبھال سکتے تھے یعنی پوری کوشش کے باوجود سارے کارکن مل کر بھی کام کرتے تب بھی قادیان کے حالات ابھی ایسے نہیں ہیں کہ جماعت احمدیہ قادیان میں اتنے مہمان ٹھہرا سکے لیکن اب وہ وسعتیں پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی دکھائی دے رہی ہیں اور آغاز ہو چکا ہے تو اگلے سال میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدا نے توفیق دی اور یہی اس کا منشاء ہوا کہ ہم پھر وہاں اس جلسہ میں جائیں تو پہلے کی نسبت دو تین گنا زیادہ مہمانوں کو وہاں ٹھہرایا جا سکے گا۔ پس ہندوستان کی حکومت نے جو دس ہزار کی شرط لگائی وہ معلوم ہوتا ہے تقدیر خیر ہی تھی جسے ہم تقدیر شر سمجھ رہے تھے۔ ہم سمجھتے تھے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ پورا تعاون نہیں کیا لیکن ہندوستان کی حکومت کہتی تھی کہ یہاں کے حالات ایسے ہیں ہماری ساری فوجیں، ہماری پولیس وغیرہ سارے پنجاب میں اس طرح مصروف ہے کہ ہم اتنے زیادہ آدمیوں کی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتے۔ اس لئے تعاون کرنا چاہتے ہیں مگر مجبوری ہے۔ ان کا یہ عذر تھا لیکن دراصل جو مجھے دکھائی دیا ہے وہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ کی ہمارے اندر ابھی استطاعت نہیں تھی، طاقت نہیں پیدا ہوئی تھی اس لئے طاقت کو بڑھائیں تو اللہ تعالیٰ باقی آسانیاں خود پیدا فرما دے گا اور طاقت کو بڑھانا بھی اسی کا کام ہے اس لئے آخر پر میں ایک دفعہ پھر تمام عالمگیر جماعتوں کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے قادیان کے جلسہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ اپنوں کا بھی، غیروں کا بھی، ہندوستان کی حکومت کا بھی، پنجاب کی حکومت کا بھی، پاکستان کی حکومت کا بھی انہوں نے کوئی روک نہیں ڈالی اور جیسا کہ خطرہ تھا کہ معاندین جو حسد کی آگ میں جل رہے تھے وہ رستے میں شرارت پیدا کریں گے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حکومت پاکستان نے اس معاملہ میں ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی ورنہ کئی شرارتیں پیدا ہو سکتی تھیں کئی تکلیف دہ واقعات رونما ہو سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شر سے بھی ہمیں بچایا۔ اس پہلو سے میں حکومت پاکستان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

## دو وفات یافتگان کا ذکر

آخر پر دو ایسے (وفات یافتگان) کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں جن کا جماعت انگلستان سے تعلق تھا اور وہ دونوں ہم وہیں پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں۔ ایک ہمارے کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ ہیں جو جماعت احمدیہ انگلستان کے ایک بہت ہی پیارے اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ بڑی عمر کے باوجود ان کا دل جوان تھا ان کا جسم جوان صحت مند، ہر قسم کے مقابلوں میں حصہ لیتے، ہر وقت مسکراتے رہتے اور بڑی عمر میں دین کی خدمت کا ایسا جذبہ تھا کہ ایک دفعہ میں نے تحریک کی کہ گورمکھی جاننے والے ہمارے پاس کم رہ گئے ہیں تو انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ گورمکھی زبان سیکھی اور اس میں بہت اعلیٰ سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ ان کی گورمکھی کی جو تحریر میں نے دیکھی ہے۔ اخباروں میں بھی چھپتی رہی ہیں ان کی کتابت ہی ایسی خوبصورت تھی کہ آدمی حیران رہ جاتا تھا۔ یہ سب کام انہوں نے اس عمر میں ولولے اور جوش سے سیکھے اور انگلستان کی جماعت میں تو یہ ایک خلا ہے جو بہرحال رہے گا۔ جماعت دیر تک ان کو یاد رکھے گی۔ ان کے لئے دعائیں کرتی رہے گی۔ باقی دنیا کی جماعتوں کو بھی میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ قادیان میں دفن ہوں۔ اس خواہش کا اظہار وہ مجھ سے بھی کر چکے تھے اور یہ بھی بڑی خواہش تھی کہ میں جنازہ پڑھاؤں تو قادیان میں ان کی اچانک وفات سے ان کی یہ دونوں دلی خواہشات پوری ہو گئیں۔ بہشتی مقبرہ میں ان کو تدفین نصیب ہوئی۔ مجھے ان کی قبر پر جا کر دعا کی بھی توفیق ملی۔

دوسرے، ہمارے چوہدری آفتاب احمد صاحب بھی ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو انگلستان کی جماعت میں بہت معروف ہے۔ خدمت دین میں پیش پیش اور سارا خاندان اور ان کی ساری اولاد ہی اللہ کے فضل سے بہت ہی اخلاص رکھتی ہے اور سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش ہے ان کی بیگم صاحبہ کی بہت خواہش تھی کہ وہ قادیان کا جلسہ دیکھیں۔ باوجود اس کے کہ بہت ہی خطرناک بیماری تھی۔ جگر بار بار کام کرنا چھوڑ دیتا تھا۔ میں نے ان کو مشورہ بھی دیا کہ آپ نہ جائیں۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ اس سفر کی صعوبت آپ برداشت نہیں کر سکیں گی لیکن پتہ نہیں ڈاکٹر کو کیا کہہ کر اس سے اجازت لے لی کہ میں ٹھیک ٹھاک ہوں، کوئی بات نہیں۔ وہاں جا کر بہت زیادہ تکلیف بڑھ گئی۔ وہاں تو خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ جب رما کے لئے وہ بار بار کہتی رہیں اور ڈاکٹروں نے کوشش کی۔ پھر جب ہم دلی آکر دوبارہ گئے ہیں تو اس وقت وہ پاکستان کے لئے روانہ ہو چکی تھیں اور ٹھیک تھیں لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ وہاں جا کر یہ تکلیف عود کر آئی اور ہسپتال میں داخل ہوئیں اور غالباً" آپریشن ہونا تھا۔ ہوا یا نہیں اللہ بہتر جانتا ہے مگر ہسپتال ہی میں وفات ہو گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی تو آپ کے نمائندوں میں سے ایک کو خدا تعالیٰ نے قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت بخشی جلسہ دیکھنے کے بعد اور ایک کو ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت بخشی۔ یہ تو ان کے لئے بھی سعادت ہے اور ساری جماعت انگلستان کے لئے بھی ہے لیکن ان کے اہل و عیال ان کے بچے بہرحال غمگین ہیں اور ان کی جدائی کا دکھ محسوس کرتے ہیں۔ (وفات یافتگان) کو بھی دعا میں یاد رکھیں اور ان خاندانوں کو بھی دعا میں یاد رکھیں۔

آج کا خطبہ جاپان، ہمبرگ جرمنی اور پاکستان میں کراچی اور ماریشس میں سنا جا رہا ہے اور پورے لنڈن میں بھی یہ اس وقت مختلف جگہوں پر ریلے Relay ہو رہا ہے۔ ہمارے جسوال برادران نے (جیسا کہ اللہ نے چاہا) یہ بہت ہی عمدہ انتظام کیا ہے اور قادیان میں بھی ان بھائیوں کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ اگر یہ ہمت نہ کرتے، بہت ہی محنت اور کوشش سے کام نہ لیتے تو وہاں کے خطبات یہاں سنائی نہیں دیئے جا سکتے تھے۔ ایسے آلے ساتھ لیکر گئے جو بڑے بوجھل اور بہت ہی محنت طلب تھے۔ ان کو وہاں جا کر Install (نصب) کیا۔ وہاں سارا انتظام سنبھالا تو اللہ تعالیٰ نے جماعت انگلستان کو جلسہ کے موقعہ پر یہ بھی ایک سعادت بخشی ہے کہ ان کے کارکنوں میں سے جسوال برادران کو غیر معمولی تاریخی خدمت کی توفیق بخشی ہے۔ اللہ ان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان سب جماعتوں کو جو یہ خطبہ سن رہی ہیں میں سب یو کے کی جماعت کی طرف سے اور اپنی طرف سے (سلام) کا پیغام دیتا ہوں۔

---

## درخواست دعا

خاکسار کی بڑی بیٹی ساجدہ مبشرہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر حمید احمد خان کا ۷ اپریل ۹۲ء کو ہارٹلے پول انگلینڈ میں ایک MALIGNANT GROWTH کو ختم کرنے کیلئے آپریشن ہو رہا ہے۔ اس سے قبل ۱۹۸۱ء میں بھی ایسا ہی ایک آپریشن ہوا تھا۔ احباب کرام سے دردمندانہ التماس ہے کہ آپریشن کی کامیابی اور عزیزہ کی مکمل صحتیابی کیلئے دعا کریں۔ عزیزہ ساجدہ اور ان کے شوہر پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص احسان ہے کہ ان دونوں نے سلسلہ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ خدمت دین کی مزید توفیق عطا فرمائے

محمد وقیع الزمان خان دار الصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## دانت مت نکلوایئے

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں

درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے

دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ پانی گرم سرد لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔

## لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنیکے بعد

امراض دندان

خاندانی معالج

پُرانے تجربہ کار

## ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز

ربوہ والے

پرانا اڈہ لاریاں۔
نزد صدر چونگی چنیوٹ

فون کلینک : ۹۴۵۰
کوڈ چنیوٹ : ۴۶۶

## قدرتی دانتوں کی مانند

خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت

دانت بغیر تار۔ بغیر تالو۔ فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ جن سے آپ تمام اشیاء باسانی چبا سکتے ہیں۔

## تریاقِ اٹھراء

اٹھراء کے کامیاب علاج کیلئے فی کورس ۷۵/- روپے

## نورِ نظر

مشہور عالم گولیاں

اولادِ نرینہ کے لئے۔ فی کورس ۵۰۰/- روپے

## زد جامِ عشق نمبر ۱

مکمل کورس ۴۰ گولی۔ فی کورس ۶۰۰/- روپے

## خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون دواخانہ : ۵۲۸ فون گھر ۳۳۸

## الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ فون نمبر ۵۹۲

## داخلہ جاری ہے

ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن۔ داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک۔ مدت کورس ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)

امتحانات حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے

امتحانات کے بعد بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے

## حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے

## اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس ۱۵۰/- روپے

## زد جامِ عشق خاص

چار صد اسّی (۴۸۰) روپے

## ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون ۶۲۴

## نئے سال کی نئی کتب

جماعت اوّل تا دہم

گائیڈیں، خلاصہ جات، ٹیسٹ پیپرز اور ہر قسم کی امدادی کتب

بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

## رؤف بک ڈپو اینڈ کاپی ہاؤس

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

## ضرورت ہے

سندھ، بلوچستان اور سرحد سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں، مندرجہ ذیل پتہ پر مکمل کوائف کے ساتھ امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں۔ معاوضہ انتہائی معقول اور مزید ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

مینجر کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ فون ۴۷۱ / ۶۰۶

## پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ

فون ۶۴۳ / ۵۵۰

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

## مرکزی دواخانہ

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے

## النصرت چلڈرن کلینک

ریلوے روڈ۔ ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

## الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

مرکزی دواخانہ مشہور آفاق

## حب اٹھرا

سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے

## نبراں

نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے

## زد جامِ عشق

تیس گولی ——— ۹۰/- روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان

## داخلہ شروع ہے

بچیوں کی تعلیم کے لئے معیاری تعلیمی درسگاہ

۱۔ نرسری تا پنجم (انگلش میڈیم) برائے طلباء و طالبات۔ فارم داخلہ ۱۶ اپریل تک وصول کئے جائیں گے۔ انٹرویو مورخہ ۱۸ اپریل بروز ہفتہ ہوگا۔

۲۔ نرسری تا پنجم (اردو میڈیم) برائے طلباء و طالبات

۳۔ ششم تا دہم برائے طالبات

داخلہ محدود نشستوں پر ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔ فارم داخلہ و پراسپیکٹس دفتر سے حاصل کریں

پرنسپل یونیق سکالرز اکیڈمی یونیورسٹی روڈ ۱۴/۴ دار العلوم غربی۔ ربوہ

• طلباء کو نئے تعلیمی سال سنہ ۱۹۹۲ء کی مبارکباد پیش کرتے ہیں

• حسب سابق نئے تعلیمی سال ۹۳-۱۹۹۲ء کی کتب بارعایت خرید فرمائیں

## چوہدری مہر دین اینڈ سنز سٹیشنری اینڈ بک سیلرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے

## دواخانہ محافظ صحت

کوٹھہ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں

المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک، اوکاڑہ